فون نمبر ۹۹ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
روزنامہ
الفضل
ربوہ
ایڈیٹر روشن دین تنویر
یوم۔ جمعرات
The Daily
ALFAZL
RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے
جلد ۵۷/۲۲ | ۱۲ رمضان المبارک ۱۳۸۸ھ ۵ فتح ۱۳۴۷ ہش ۵ دسمبر ۱۹۶۸ء | نمبر ۲۷۵

123

اخبار احمدیہ

•۔ ربوہ ۴ فتح۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ آج پیر ٹانگ میں کچھ درد کی تکلیف ہے ویسے تمام طبیعت بفضلہ تعالےٰ اچھی ہے۔ احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت وسلامتی کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

•۔ ربوہ ۴ فتح۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت کل جیسی ہی ہے۔ یعنی پیٹ میں درد کی تکلیف تو اب نہیں ہے لیکن ضعف اب بھی ہوجاتا ہے احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالےٰ حضرت سیدہ مدظلہا کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بے انداز برکت ڈالے۔ آمین اللّٰھمّ آمین

•۔ لاہور (بذریعہ ڈاک) مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر صنعت وتجارت صدر انجمن احمدیہ حال ۲۷ ڈیوس روڈ لاہور کا پچھلے دنوں ہرنیا کا اپریشن ہؤا ہے۔ اپریشن تو بفضلہ تعالےٰ کامیاب رہا ہے لیکن سر درد کے علاوہ جسم اور خاص طور پر پیٹ میں درد کی تکلیف ہے نیز کمزوری بھی بہت زیادہ ہے۔ احباب جماعت ان ایام میں خاص طور پر دعائیں کریں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل وکرم سے محترم جناب اختر صاحب کو صحتِ کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے آمین

حضور ایدہ اللہ سے ملاقاتوں کے متعلق ضروری اعلان

آئندہ تا اطلاع ثانی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ سے ملاقات صرف اتوار کے روز ہؤا کرے گی۔ ملاقات کے خواہشمند احباب اتوار کے روز صبح ۹½ بجے دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں تشریف لاکر اپنا نام لکھوا دیا کریں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

تکبّر شیطان سے آتا ہے اور تکبّر کرنے والے کو شیطان بنا دیتا ہے

جب تک انسان اس راہ سے قطعاً دور نہ ہو قبولِ حق اور فیضانِ الوہیت ہرگز نہیں پا سکتا

"تکبّر ایسی بلا ہے کہ انسان کا پیچھا نہیں چھوڑتی۔ یاد رکھو تکبّر شیطان سے آتا ہے اور تکبّر کرنے والے کو شیطان بنا دیتا ہے۔ جب تک انسان اس راہ سے قطعاً دُور نہ ہو۔ قبولِ حق وفیضانِ الوہیت ہرگز نہیں پا سکتا کیونکہ یہ تکبّر اس کی راہ میں روک ہو جاتا ہے۔ پس کسی طرح سے بھی تکبّر نہیں کرنا چاہیئے۔ نہ علم کے لحاظ سے نہ دولت کے لحاظ سے، نہ وجاہت کے لحاظ سے، نہ ذات اور خاندان اور حسب نسب کی وجہ سے، کیونکہ زیادہ تر تکبّر انہی باتوں سے پیدا ہوتا ہے۔ جب تک انسان اپنے آپ کو ان گھمنڈوں سے پاک وصاف نہ کرے گا اس وقت تک وہ اللہ جل شانہ کے نزدیک پسندیدہ وبرگزیدہ نہیں ہو سکتا اور وہ معرفتِ الٰہی جو جذباتِ نفسانی کے موادِ ردّیہ کو جلا دیتی ہے اس کو عطا نہیں ہوتی . . . پس میرے نزدیک تکبّر سے پاک ہونے کا یہی ایک عمدہ طریق ہے اور ممکن نہیں کہ اس سے بہتر اور کوئی طریق مل سکے۔ سوائے اس کے کوئی انسان تکبّر سے پاک نہیں ہو سکتا۔ وہ یہ ہے کہ انسان کسی قسم کا تکبّر فخر علم، خاندان، مال وغیرہ کا نہ کرے، اپنے آپ کو کسی سے بڑا نہ جانے بلکہ دوسرے کو بہتر سمجھے۔ انہیں اقسام کے تکبّر لوگوں میں ہوتے ہیں۔ جب اللہ تعالےٰ کسی کو آنکھ عطا فرماتا ہے تو وہ دیکھ لیتا ہے کہ ہر ایک روشنی جو ان ظلمتوں کو دُور کرتی ہے اور ان سے نجات دے سکتی ہے وہ آسمان سے آتی ہے . . . . "

(الحکم ۲۴ جنوری ۱۹۰۵ء)

رمضان المبارک کے بابرکت ایّام میں

مبلغین اور جملہ کارکنانِ سلسلہ کیلئے دعائے خاص کی تحریک

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر تحریکِ جدید

رمضان المبارک کے خاص ایام میں مَیں احباب سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ ان مبلغین کرام کو جو اس وقت ممالکِ غیر میں اپنے وطن سے دُور فریضۂ تبلیغ ادا کرنے میں مصروف ہیں اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں اللہ تعالےٰ اپنے فضل وکرم سے ان کی کوششوں میں بہت برکت ڈالے اور اسلام کا جھنڈا جلد سے جلد دنیا میں بلند ہو جائے۔ نیز اللہ تعالےٰ ان کے اہل وعیال کا بھی حامی وناصر ہو۔ خواہ وہ پاکستان میں ہیں یا ان کے ساتھ ہیں۔ اور انہیں ہر قسم کی تکلیف سے محفوظ رکھے۔ نیز جملہ کارکنانِ سلسلہ خواہ کسی جگہ متعین ہوں ان کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۵ فتح ۱۳۴۷ ہش

اس زمانے کی بیماری ـــــ بے یقینی

ویسے تو اکثر لوگوں کا دعویٰ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہیں لیکن جب ان سے پوچھا جائے کہ خدا تعالیٰ کے وجود پر آپ کس دلیل سے ایمان رکھتے ہیں تو اس کا جواب وہ نہیں دے سکتے۔ البتہ وہ زیادہ سے زیادہ یہ کہیں گے کہ یہ پرحکمت کارخانۂ کائنات کسی صاحب عقل وجود کے بغیر وجود میں نہ آسکتا ہے اور نہ چل سکتا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کو چلانے والی کوئی ذات موجود ہے۔ چنانچہ آجکل کے بڑے بڑے سائنسدان بھی جو پہلے اللہ تعالیٰ کے وجود کے قائل نہیں تھے اس دلیل کے موثر ہونے کے قائل ہیں۔

ایک جدید ماہر ریاضی فلسفی نے اس دلیل کو اس طرح بیان کیا ہے کہ جو لوگ کہتے ہیں کہ یہ پرحکمت کارخانہ دراصل مادی عناصر کے اتفاقی ملاپ سے وجود میں آیا ہے۔ مادی عناصر میں مختلف صفات ہیں جب وہ ایک خاص صورت میں ترتیب میں آتے ہیں تو زندگی نمودار ہو جاتی ہے۔ اور ترقی کرتے کرتے انسانی وجود میں نمایاں ہو جاتی ہے۔ جس طرح کاربن اور آکسیجن کی کیمیائی آمیزش سے آگ پیدا ہو جاتی ہے۔ اور یہ عناصر حرکت میں آجاتے ہیں اور بالکل نئے صفات سے متصف ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح مختلف عناصر باہم مل کر زندگی پیدا کرتے ہیں اور انسانی صورت میں ظاہر ہوتے ہیں۔ جہاں تک ظاہری بناوٹ کا تعلق ہے۔ یہ بات ٹھیک ہے لیکن سوال یہ ہے کہ اگر یہ عنصر محض اتفاق سے باہم مل گئے ہیں۔ تو یہ بات اس لئے محال معلوم ہوتی ہے۔ کہ محض اتفاق سے ان عناصر کی یہ ترتیب جس سے زندگی نمودار ہو گئی کسی طرح نہیں آسکتی۔ ان صاحب نے ایک مثال بیان کی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ آپ دس پرچیاں لیں اور ان پر ایک سے دس تک ہندسے لکھیں اور ان کو کسی برتن میں ڈال کر ملا دیں۔ پھر ایک ایک پرچی نکالیں۔ خواہ آپ کتنی مدت تک ایسا کرتے رہیں۔ پرچیاں اس ترتیب سے نہیں نکلیں گی جس طرح آپ چاہیں گے۔ مثلاً آپ چاہتے ہیں۔ کہ پرچیاں ایک دو تین الخ کی ترتیب سے برآمد ہوں۔ لیکن محض اتفاق سے ایسا نہیں ہوگا۔ صاحب موصوف فرماتے ہیں کہ جب صرف دس تک کے اعداد کو اتفاق سے ہم قدرتی ترتیب سے برآمد نہیں کر سکتے۔ تو پھر کائنات کا اتنا بڑا کارخانہ تو خیر ایک چیونٹی میں محض اتفاق سے وہ تمام عناصر ایسی ترتیب سے کس طرح جمع ہو گئے کہ وہ عناصر زندہ کیڑے کی صورت میں نمودار ہو گئے۔ اس طرح تو کروڑوں اربوں سال میں بھی ایک چیونٹی محض اتفاق سے وجود میں نہیں آ سکتی۔

الغرض اہل سائنس اور فلسفہ کے پاس یہ دلیل اللہ تعالیٰ کے وجود کے بارے میں بے شک موثر ہے۔ قرآن کریم نے بھی یہ دلیل بڑے زور سے بیان فرمائی ہے۔ جہاں وہ لوگوں کو اس پرحکمت کارخانہ کائنات کی حکمت پر غور کرنے کی بار بار دعوت دیتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ اس دلیل کو بطور اپنے وجود پر ایک عظیم الشان نشان یا آیت کے پیش کرتا ہے۔ نشان یا آیہ بے شک کسی وجود کا عظیم الشان ثبوت ہے۔ مثلاً ہم دھواں دیکھ کر کہتے ہیں کہ فلاں جگہ آگ جل رہی ہے۔ حالانکہ ہم آگ کو دیکھ نہیں سکتے۔ مگر دھوئیں کے نشان سے اس کے وجود کو تسلیم کر لیتے ہیں۔ لیکن کیا یہ ممکن نہیں ہے۔ کہ جو ہم کو دور سے آگ کا دھواں نظر آتا ہے۔ نزدیک جانے پر معلوم ہو کہ یہ تو دھوپ کی وجہ سے زمین سے بخار اٹھ رہے ہیں یا

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

دو قطرے اور دو نشان

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ صُدَیِّ بْنِ عَجْلَانَ الْبَاھِلِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ شَیْءٌ اَحَبَّ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی مِنْ قَطْرَتَیْنِ وَاَثَرَیْنِ قَطْرَةِ دُمُوْعٍ مِنْ خَشْیَةِ اللّٰہِ وَقَطْرَةِ دَمٍ تُھْرَاقُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَاَمَّا الْاَثَرَانِ فَاَثَرٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَاَثَرٌ فِیْ فَرِیْضَةٍ مِنْ فَرَائِضِ اللّٰہِ تَعَالٰی (ترمذی)

ترجمہ۔ حضرت ابو امامہ صدی بن عجلان باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو دو قطرے اور دو نشان سب سے زیادہ پسندیدہ اور محبوب ہیں۔ ایک آنسوؤں کا وہ قطرہ جو اللہ تعالیٰ کے عذاب کے خیال سے بہتا ہے۔ اور دوسرے خون کا وہ قطرہ جو راہ خدا میں بہایا جاتا ہے۔ اور دو نشان یا اثرات یہ ہیں کہ یا تو راہ خدا میں انسان کو کوئی تکلیف آئے (جس کا اثر باقی رہے) یا اللہ کے مقرر کردہ فرائض میں سے کسی فرض کی ادائیگی میں یہ صورت پیدا ہو۔

کسی نے ان کے نیچے چونا پر پانی ڈالا ہے۔ اور اس کا بخار دھواں نظر آتا ہے۔

یہ دلیل بے شک عین الیقین پیدا کرنے کے لئے بڑی اہم دلیل ہے۔ مگر انسان اس دلیل سے قطعی طور پر مطمئن نہیں ہوتا اور وہ کام نہیں کرتا جو کسی بات پر عین الیقین بلکہ اس سے بھی بڑھ کر حق الیقین حاصل ہونے کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ عین الیقین یہ ہے کہ مثلاً ہم دھواں دیکھ کر تحقیقات کرتے تو واقعی ہم کو آگ جلتی ہوئی نظر آجاتی ہے۔ ہم کو یقین ہو جاتا ہے یہ دھوئیں کا نشان آگ کے وجود پر دلالت کرتا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہم آگ کو دیکھ بھی لیں۔ تو پھر بھی ہمارے یقین میں کچھ کسر رہ جاتی ہے۔ وہ کوئی اور ہی چیز ہو جو ہمیں آگ نظر آتی ہے۔ لیکن جب ہم اس میں ہاتھ ڈال کر دیکھتے ہیں کہ وہ ہاتھ کو جلاتی ہے۔ تو ہم کو حق الیقین ہو جاتا ہے کہ یہ واقعی آگ ہے۔

جب تک آگ پر ایسا یقین پیدا نہ ہو۔ ہم اس کو اپنے کام کے لئے استعمال نہیں کرتے۔ مثلاً ہم کو روٹی پکانا ہے۔ ہم اسی وقت آگ پر روٹی پکانے کے لئے تیار ہوں گے۔ جب ہم کو حق الیقین ہو۔ کہ یہ واقعی آگ ہے جس پر روٹی پک سکتی ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ ہم جو عمل بھی کرتے ہیں اس کی بنیاد حق الیقین پر ہوتی ہے۔ اس طرح اگر اللہ تعالیٰ پر علم الیقین سے بڑھ کر عین الیقین بھی ہو ہم اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل نہیں کریں گے۔ بلکہ چاہیئے کہ ہمیں اس کے وجود پر حق الیقین پیدا ہو تا کہ اس کے احکام پر عمل کرنے کے لئے تیار ہوں یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم میں ہر جگہ ایمان اور عمل کا ذکر ساتھ ساتھ آتا ہے

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

یعنی وہ لوگ جو ایمان لائے اور اعمال صالحہ بجا لاتے ہیں۔ اس سے ثابت ہوا کہ ایمان بغیر عمل کے کچا ایمان ہے۔ اور عمل بغیر ایمان کے کوئی قیمت نہیں رکھتے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی ایک تقریر میں فرمایا ہے :-

(باقی دیکھیں صفحہ پر)

ماہِ رمضان کی تین اجتماعی برکات

۱۲۹

(محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل)

رمضان کا مہینہ بے شمار برکات کا مہینہ ہے۔ چودہ سَو برس سے ہزاروں لاکھوں صلحاء و ابرار ان برکات کا مشاہدہ کرتے آئے ہیں اور آج بھی ان برکات سے بہرہ اندوز ہونے والے بزرگ بکثرت موجود ہیں۔

ان ایام میں مخلص روزہ داروں کو روحانی کیف سے نوازا جاتا ہے انکی دعائیں سُنی جاتی ہیں ان پر انوار کے دروازے کھلتے ہیں۔ معارف سے بہرہ ور کیا جاتا ہے۔ وہ کشف، رؤیا اور الہام کی نعمت سے سرفراز ہوتے ہیں۔

روزہ رکھنے کے ساتھ شریعتِ اسلامیہ نے ضروری قرار دیا ہے کہ روزہ دار ہمہ وقت تلاوت قرآن کریم، نوافل، ذکرِ الٰہی اور دعاؤں میں مشغول رہے۔ ہر قسم کی لغویات اور لغو عمل سے اجتناب اختیار کرے۔ اس صورتِ حال سے انسان کے کردار اور اس کے اخلاق پر نہایت عمدہ اثر پیدا ہوتا ہے اور وہ اپنے آپ کو ایک خاص روحانی فضاء میں پاتا ہے۔ اسلام نے ان تمام انفرادی کیفیات کے علاوہ اجتماعی طور پر بھی رمضان کے ساتھ بعض برکات کو مخصوص کر دیا ہے۔

۱۔ نمازِ تراویح

قرآن مجید نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے نمازِ تہجد کو ضروری قرار دیا ہے۔ آپؐ کے صحابہؓ بھی حضورؐ کے نقشِ قدم کی پیروی میں تہجد پڑھا کرتے تھے۔ تہجد کی نماز پانچ فرض نمازوں کے علاوہ ہے جو سونے سے بیدار ہو کر طلوعِ فجر سے پہلے پہلے پڑھی جاسکتی ہے۔ یہ انفرادی نماز خلوت اور تنہائی کی مناجات ہے جو بندہ اپنے رب سے کرتا ہے۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم زندگی بھر لمبے قیام و رکوع و سجود کے ساتھ نماز تہجد پڑھتے رہے۔ حتیٰ کہ آپ کے پاؤں متورم ہو جاتے تھے۔ احادیث سے ثابت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم تین وتروں کے علاوہ آٹھ رکعت نفل بطور تہجد ادا فرمایا کرتے تھے۔ آخر میں وتر پڑھتے تھے۔ یہ نوافل حضورؐ بالعموم دو دو رکعتوں کی صورت میں پڑھا کرتے تھے۔ احادیث میں مذکور ہے کہ آپؐ نے ان آٹھ نوافل کا رمضان اور غیر رمضان میں التزام فرمایا ہے۔

رمضان قرآن کا مہینہ ہے۔ اس میں بکثرت تلاوت قرآن کریم لازمی ہے خود حضرت جبریلؑ اس ماہ میں آپؐ کے ساتھ قرآن مجید کا دَور فرماتے تھے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ماہِ رمضان میں اجتماعی طور پر تلاوت کرنے اور قرآن مجید سننے کی صورت یوں پیدا فرمائی کہ آپ مسجد میں تشریف لائے اور لوگوں نے آپ کی اقتداء میں نوافل ادا کئے۔ ایسا صرف دو تین روز ہوا۔ مگر نہایت پُرکیف منظر تھا۔ لوگ چاہتے تھے کہ یہ سلسلہ اسی طرح جاری رہے مگر رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم شارع نبی تھے اس لئے آپ نے اس کی فرضیت کے احتمال کے پیشِ نظر اجتماعی شکل کو ترک فرما دیا۔ لوگ انفرادی طور پر اپنے اپنے مقام پر تہجد کے وقت نوافل میں تلاوت قرآن کریم کرتے تھے۔ کچھ لوگ عشاء کے بعد بھی یہ نوافل پڑھ لیتے تھے۔ عہد فاروقی میں یہ طریق منظم ہو گیا کہ ایک امام کی اقتداء میں رمضان میں سارا قرآن مجید سُنایا جائے۔ یہ نوافل تراویح قرار پائے اور بالعموم عامۃ الناس کی سہولت کے پیشِ نظر بعد نماز عشاء یہ نوافل پڑھے جانے لگے اور آج چودہ صدیاں بیت چکی ہیں کہ دنیا کے تمام ممالک میں یہ طریق جاری و ساری ہے۔ کتنی شان دار یہ برکت ہے کہ عالمِ اسلام میں ہر جگہ حفاظ اور قاریوں کے ذریعہ سارا قرآن مجید سُنا جاتا ہے۔ یہ بابرکت طریق قرآن مجید کی حفاظت کے لئے بھی ایک بے مثال ذریعہ ہے تمام مساجد میں رمضان کی ہر رات یہ مشاہدہ ہوتا رہتا ہے کہ امام اگر ایک لفظ بھی بھول جاتا ہے تو فوراً مقتدیوں کی طرف سے اسکی تصحیح ہو جاتی ہے۔ اس طریق سے صدہا حفاظ بھی پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ پس یہ طریق ایک اجتماعی برکت ہے۔ آخری حصۂ شب میں سحری کے وقت تہجد کی نماز اپنی جگہ پر مستقل مناجات کا طریقہ ہے۔ رمضان المبارک میں روزہ داروں کے لئے اس کا التزام کرنے کا بھی بہترین موقع میسّر آتا ہے۔

اعتکاف

سارا رمضان ہی روحانی جدّوجہد کا مہینہ ہے مگر آخری عشرہ غیر معمولی اہمیت رکھتا ہے۔ یہ دن گویا روحانی پھلوں کے پکنے کے دن ہوتے ہیں۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ان ایام میں خاص طور پر کمرِ ہمّت کس لیا کرتے تھے اور سب اہل و عیال کو بھی اس روحانیت کی بارش سے پورا حصّہ لینے کی تلقین فرماتے تھے۔ قرآن مجید نے رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کا ذکر فرمایا ہے اور اس کے لئے احکام بیان فرمائے ہیں۔ معتکف مسجد کے ایک حصّہ میں آخری دس روز کے لئے خلوت نشین ہو جاتا ہے وہ از خود شوق سے روزہ دار سے بھی زائد پابندیوں کو قبول کر لیتا ہے۔ دن رات درِ محبوب پر دھونی مار کر بیٹھ جاتا ہے۔ عاجزی، گریہ وزاری اور محبت کے خاص انداز سے قربِ الٰہی پاتا ہے۔

اعتکاف سُنّتِ نبویؐ ہے جو شخص اس سُنّت کی پیروی کر سکے اس کے لئے بہت بابرکت ہے۔ یہ خلوت نشینی بھی امت کے صلحاء و ابرار کا طریق رہا ہے۔ معتکفین ایک رنگ میں امّت کے نمائندوں کے طور پر آستانۂ الوہیت پر ناصیہ فرسا ہوتے ہیں اور اسلام کے غلبہ، امام جماعت اور امت کے افراد کی فلاح و بہبود اور خدمتِ دین بجا لانے والوں کی کامرانی و کامیابی کے لئے ہمہ وقت دعائیں معتکفین کا شعار ہوتا ہے اس لحاظ سے یہ بھی رمضان کی ایک اجتماعی برکت ہے۔

لَیلَۃُ القَدرِ

اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں لَیلَۃُ القَدرِ کو بہترین رات قرار دیا ہے۔ لیلۃ القدر سے مراد مامور کا زمانہ بھی ہوتا ہے ہر فرد کی حقیقی اور مقبول توبہ کی گھڑی کو بھی صوفیاء نے اس کی لیلۃ القدر قرار دیا ہے۔ امّت کی ایک اجتماعی عمومی لیلۃ القدر ہر رمضان میں ہوتی ہے۔ احادیثِ نبویہ میں بتایا گیا ہے کہ یہ رات آخری عشرہ کی طاق راتوں میں سے کوئی ایک ہوتی ہے۔ یہ انوار و افضال کی رات ہوتی ہے۔ اللہ تعالےٰ کی رحمتوں کے دربارِ عام کے دروازے کھلے ہوتے ہیں۔ قبولیت کی خاص گھڑیاں ہوتی ہیں۔ مَطلَعِ الفَجرِ تک یہ سلسلہ جاری رہتا ہے دعا کرنے والے خاص لذّت سے بہرہ ور ہوتے ہیں۔ دل نورانیت سے بھر جاتا ہے۔ انسان کی کایا پلٹ جاتی ہے۔ اس کا ایک مستحکم اور پائیدار رابطہ ذاتِ اقدس سے قائم ہو جاتا ہے۔ وہ ایک نورانی وجود بن جاتا ہے۔ روح القدس کو حاصل کر لیتا ہے گویا اسے زندگی کا مقصد حاصل ہو جاتا ہے اسی لئے یہ رات اس کی ساری زندگی (الفِ شہر) سے بہتر رات شمار ہوتی ہے۔

یہ لیلۃ القدر امّتِ محمدیہ کے لئے بڑی خیر و برکت کی رات ہوتی ہے۔ ملائکہ اور جبریلؑ کا نزول ہوتا ہے اور انوار کی بارشیں چاروں طرف ہوتی ہیں اس رات کی برکتوں سے مومنوں کے قلوب میں ویسی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے، جو موسمِ بہار میں زرخیز زمینوں پر موزوں بارش ہونے سے پیدا ہوا کرتی ہے۔ اس رات

پس قوموں کے عروج و تنزل کے فیصلے آسمانوں پر ہوتے ہیں اور زمین پر بروقت ان کا نفاذ ہو جاتا ہے۔

مختصر یہ کہ لیلۃ القدر رمضان کی نہایت ہی بابرکت رات ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا وہ انعام ہے جس سے امتِ محمدیہ مخصوص ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ جلد غلبۂ اسلام کے دن لائے اور مسلمانوں کو حقیقی اسلام پر قائم کرے اور ہم سب کو رمضان کی جملہ برکات سے کامل طور پر بہرہ ور بنائے۔

اٰمین یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

چندہ مساجد اور احمدی خواتین

(حضرت سیدہ اُمِّ متین مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی)

ہفتہ زیرِ رواں ۱۶ تا ۲۲ نبوت ۱۳۴۷ ہش (۱۹۶۸ء) چندہ مساجد کے لئے چار سَو انتالیس روپے کے وعدہ جات اور چار سَو انتالیس روپے ہی کی وصولی ہوئی ہے۔ گویا ۲۲ نبوت تک کُل وصولی اس سلسلہ میں چار لاکھ چوہتر ہزار آٹھ سو اکتالیس روپے ہو چکی ہے۔ اس لحاظ سے ابھی پچیس ہزار ایک سَو انسٹھ روپے ہم نے اَور جمع کرنے ہیں۔

اس مسجد کی تحریک پر اس دسمبر میں چار سال پورے ہو رہے ہیں اتنے عرصہ میں یہ رقم پوری ہو جانی چاہیئے تھی اس لئے تمام لجنات کوشش کریں کہ جلد سے جلد بقایاجات کی وصولی کر کے چندہ بھجوائیں نیز اس بات کا جائزہ لیتی رہیں کہ کوئی ایسی عورت تو باقی نہیں رہی جس نے اس میں حصہ نہ لیا ہو۔

یہ مسجد صرف عورتوں کے چندہ سے تعمیر ہوئی ہے اس لئے ہر عورت کا حصہ اس میں ہونا چاہیئے۔ کوئی ایک عورت بھی ایسی نہ رہ جائے جس کا اس میں حصہ نہ ہو خواہ کتنا ہی تھوڑا چندہ کیوں نہ دے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو خدمتِ دین اور اشاعتِ اسلام کی توفیق عطا کرے تا دنیا کے کونہ کونہ میں مساجد تعمیر ہوں اور اللہ عزّوجلّ کا نام بلند ہو۔

مجلسِ عاملہ خدام الاحمدیہ ربوہ

محترم و مکرم جناب صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ (مقامی) کی مجلسِ عاملہ برائے ۴۸-۱۳۴۷ ہش کے ارکان کی حسبِ ذیل تفصیل سے منظوری دی ہے:-

۱۔ معتمد	مکرم محمد اعظم صاحب اکسیر
۲۔ ناظم تربیت	″ خواجہ عبدالمومن صاحب
۳۔ ″ اصلاح و ارشاد	″ اقبال احمد صاحب نجم
۴۔ ″ تعلیم	″ صالح محمد خان صاحب
۵۔ ″ مال	″ مبارک احمد خان صاحب کاٹھ گڑھی
۶۔ ″ وقارِ عمل	″ چوہدری حمید احمد صاحب خالد
۷۔ ″ صحت جسمانی	″ صفی الرحمان صاحب خورشید
۸۔ ″ خدمت خلق	″ ملک طاہر احمد صاحب
۹۔ ″ تحریکِ جدید	″ ملک محمد اعظم صاحب
۱۰۔ ″ عمومی	″ سلطان محمود صاحب انور
۱۱۔ ″ اطفال	″ چوہدری محمد ابراہیم صاحب
۱۲۔ ″ صنعت و تجارت	″ مرزا محمد لقمان صاحب
۱۳۔ ″ اشاعت	″ میاں ظہیر الدین منصور احمد صاحب
۱۴۔ ″ تجنید	″ سردار نور احمد مرتضےٰ صاحب
۱۵۔ ″ محاسب	″ مبارک احمد صاحب

(نمائندہ [illegible] مقامی)

جلسہ سالانہ پر آنیوالے دوستوں کیلئے ضروری ہدایات

خداوند تعالیٰ کے فضل و رحم کے ساتھ جلسہ سالانہ کے ایام تدریج سے قریب تر آتے جا رہے ہیں۔ جلسہ میں شمولیت کے لئے جہاں ہزاروں ہزار افرادِ جماعت آتے ہیں وہاں بعض شر پسند اور ناپسندیدہ افراد کے آنے کا بھی احتمال ہوتا ہے۔

احبابِ جماعت کو اپنے فائدہ کے لئے درج ذیل ہدایات پر عمل کرنا چاہیئے:-

۱۔ جملہ جماعتوں کے احباب کوشش کر کے اکٹھے سفر کریں تاکہ سفر میں سہولت رہے اور جماعت کے ساتھ جو برکت ہوتی ہے اس سے بھی مستفیض ہوں۔

۲۔ اپنے ہمراہ صرف وہی سامان لائیں جو موسم کے لحاظ سے ضروری ہو۔ غیر ضروری سامان کپڑے یا زیور نہ لائیں۔

۳۔ اپنے جملہ سامان پر نام اور مکمل پتہ (جہاں سے روانہ ہوں اور جہاں ٹھہرنا ہو) کے لیبل گوند یا لیئی سے چسپاں کر دیں۔

۴۔ گاڑی میں چڑھتے اور اُترتے وقت عجلت سے کام نہ لیں۔ مکمل حوصلہ صبر اور سکون سے اپنا سامان گاڑی میں رکھیں۔ نیز یہ بھی خیال رہے کہ راستے میں بھی اپنے سامان سے غفلت نہ برتیں۔

۵۔ بچوں کو زیورات نہ پہنائیں بلکہ مصنوعی زیورات کے استعمال سے بھی اجتناب کریں۔

۶۔ اپنے بچوں کی جملہ وقت نگہداشت رکھیں اور چھوٹے بچوں کو گُم ہونے سے بچانے کے لئے بچہ کا نام معہ ولدیت اور پورا پتہ لکھ کر یا تو بچہ کی جیب میں ڈالدیں یا پھر اس کے بازو پر باندھ دیں۔

۷۔ آپ جب ریلوے اسٹیشن یا بس کے اڈے پر گاڑی سے اُتریں تو اپنا سامان قلی کے حوالہ کرنے سے پہلے قلی کا نمبر دیکھ لیں اور کسی ایسے قلی کو سامان نہ دیں جس کے پاس کوئی نمبر نہ ہو۔ اپنے سامان کی اچھی طرح پڑتال کرنے کے بعد اسٹیشن یا اڈہ سے روانہ ہوں اور راستے میں بھی قلی پر نگاہ رکھیں۔ اگر کسی قسم کی دِقّت پیش آئے تو فوراً استقبال کے عملہ کو اطلاع دیں۔

۸۔ جہاں کہیں بھی آپ کا قیام ہو جلسہ میں جانے سے قبل اپنے سامان کی حفاظت کا مکمل بندوبست کر کے جائیں نیز قیام گاہوں کے منتظمین کو بھی اپنی آمد و رفت سے باخبر رکھیں۔

۹۔ ہجوم میں جلد بازی عام طور پر نقصان کا باعث ہوتی ہے۔ اس وجہ سے جلسہ گاہ سے نکلتے وقت۔ اسٹیشن پر۔ بسوں کے اڈہ پر یا جہاں کہیں بھیڑ ہو پوری تسلی۔ اطمینان اور وقار سے کام لیں۔ ایسے موقعوں پر جیب کتروں سے ہوشیار رہیں۔

۱۰۔ اپنی جیب سے تمام روپیہ عام لوگوں کے سامنے نہ نکالیں۔ نہ ہی اپنے بٹوے کو ایسی جگہ پر لاپرواہی سے کھولیں جہاں عام نگاہیں آپ کے بٹوے کا جائزہ لے سکیں۔

۱۱۔ مستورات کو چاہیئے کہ سفر و حضر میں پردہ کا خاص طور پر اہتمام کریں۔

۱۲۔ دورانِ قیام ربوہ پہاڑیوں پر چڑھنے سے اجتناب کریں کیونکہ اس سے حادثہ کا امکان ہو سکتا ہے۔

۱۳۔ اگر کوئی شخص بدمزاجی سے پیش آئے یا کوئی لڑائی جھگڑا کرے تو اس سے آپ اعراض کریں یا بالموعظۃ الحسنہ کے مطابق اسے حکمت و دانائی سے باز رکھنے کی کوشش کریں اور نرمی و محبت سے اسے سمجھائیں۔

۱۴۔ سفر کے دَوران متواتر استغفار۔ درود شریف اور مسنون دعائیں پڑھتے رہیں۔ جلسہ کی کامیابی۔ پاکستان کی فتح و کامرانی اور اسلام کی ترقی کے لئے خاص طور پر دعائیں کریں۔

۱۵۔ جلسہ کے منتظمین سے تعاون کا خاص خیال رکھیں جو آپ کی سہولت اور آرام کے لئے شب و روز کوشاں ہوں گے۔

۱۶۔ جلسہ کے ایام میں اپنا وقت جلسہ گاہ میں گزاریں۔ تقاریر کے دَوران بازار اور دکانوں میں نہ بیٹھیں۔

(ناظر امورِ عامہ)

میری اہلیہ صاحبہ مرحومہ

125

مکرم محمد صدیق صاحب چوہان ربوہ

خاکسار کی اہلیہ غلام فاطمہ بیگم مورخہ ۱۲/۱۳ ستمبر ۱۹۶۱ء کی درمیانی رات کو اس دارِ فانی سے چل بسی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ موصیہ تھی۔ اُسی دن ۱۳/۹/۶۱ بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عصر حضور ایدہ اللہ نے مرحومہ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ جس کے بعد مقبرہ بہشتی میں دفن کر دیا گیا۔ مرحومہ بہت دعاگو اور مہمان نواز اور سلسلہ عالیہ احمدیہ سے غیر معمولی محبت رکھنے والی تھی۔

۲۔ بندہ کی شادی اگست ۱۹۲۲ء میں ہوئی۔ جب مرحومہ کی منگنی ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے بذریعہ خواب اس عاجز کو اس کی اطلاع دی جو بعد میں لفظ بلفظ پوری ہوئی۔

۳۔ شادی کے بعد بندہ قادیان آباد ہوا۔ ۱۹۴۷ء کے فسادات سے قبل مرحومہ نے وصیت کر لی تھی۔ فسادات کے دوران ایک رات مرحومہ نے رؤیا دیکھا۔ کہ آسمان سے دو کبوتر زمین پر اترے ہیں ایک سبز رنگ کا اور ایک سرخ رنگ کا۔ سبز رنگ کا کبوتر تو ٹھیک حالت میں زمین پر پڑا رہا۔ مگر سرخ رنگ والا کبوتر زمین سے چھوتے ہی ریزہ ریزہ ہو کر آسمان کی جانب اڑ گیا۔ اس کی تعبیر بندہ کے خسر میاں محمد رمضان صاحب مرحوم نے حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کی تو حضرت مفتی صاحب نے فرمایا کہ سبز و سرخ رنگ کے کبوتروں سے مراد یہ دو حکومتیں ہیں جو پاکستان و ہندوستان کے روپ میں قائم ہو گئی ہیں اس خواب سے معلوم ہوتا ہے کہ پاکستان ہمیشہ قائم اور دائم رہے گا۔ ان شاء اللہ

۴۔ قادیان سے ہجرت کے بعد بندہ گکھڑ ضلع گوجرانوالہ میں آباد ہوا۔ مرحومہ کے بطن سے ایک لڑکی یکم جون ۱۹۴۲ء قادیان میں ہی پیدا ہوئی۔ دوسری لڑکی ۹/۳ کو گکھڑ میں پیدا ہوئی۔ دوسری لڑکی کی پیدائش پر میرے بعض رشتہ داروں نے بندہ کی دوسری شادی کرنے کا ارادہ کیا۔ مرحومہ کو اس سے بہت فکر ہوا۔ گو بندہ کا منشا نہ تھا۔ اسے تسلی دی گئی اور دعا کے لئے حضور پُرنور کی خدمت میں لکھا نیز اپنے ایک عزیز دوست کو جو قادیان میں مقیم ہیں۔ دعا کے لئے لکھا۔ انہوں نے دعا کا وعدہ کیا۔ اسی دوران ماہ رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں ان کا ایک خط آیا۔ انہوں نے لکھا کہ میں نے بہت دعا کی۔ اللہ تعالیٰ نے بندہ کو دکھایا کہ آپ کا لڑکا ہے جس کا نام محمد یا احمد صمد یا محمد صمد یا عبد الصمد ہے۔ لڑکا سانولے اور لمبے قد کا معلوم ہوتا ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ایسا ہی کیا ۱۹/۱۲/۵۱ بدھوار و ۲۰/۱۲/۵۱ جمعرات کی درمیانی رات ایک خوبصورت لڑکا پیدا ہوا۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔ حضور پُرنور کی خدمت میں تفصیل سے نام کے لئے لکھا۔ حضور نے ازراہ شفقت عبد الصمد رفیق نام رکھا۔ اب یہ لڑکا ایف اے میں تعلیم پا رہا ہے۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ

۵۔ ۱۹۵۷-۵۸ء کا ذکر ہے کہ بندہ ایک لمبے سفر بجانب پشاور گیا راستہ میں ایک دوست شامل ہو گئے پشاور پہنچنے پر گھر سے ایک لفافہ ملا۔ میری اہلیہ مرحومہ نے لکھا تھا کہ جو شخص آپ کے ساتھ ہے وہ ٹھگ قسم کا آدمی ہے بچ کر رہنا۔ بات بالکل ٹھیک تھی۔ اس شخص نے میرا اوور کوٹ گرم کمبل اور دیگر گرم کپڑے لینے کی بے حد کوشش کی۔ مگر بوجہ سردی بچا کترا تا رہا۔ آخر حقیقت کھل گئی گھر آ کر معلوم ہوا کہ مرحومہ کو بذریعہ رؤیا یہ نظارہ دکھایا گیا تھا۔

۶۔ ۱۹۵۳ء میں جب فسادات شروع ہوئے تو مرحومہ نے رؤیا دیکھا کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف فرما ہیں۔ دشمن آگ کے تیر پر تیر پھینک رہا ہے وہ ایک اونچی چوٹی پر چڑھ کر حضور کو نقصان پہنچانے کی کوشش کر رہے ہیں مرحومہ کہتی ہیں کہ میں نے حضور کی خدمت میں عرض کی حضور یہ لوگ حضور کو نقصان پہنچانے کی کوشش کر رہے ہیں حضور نے فرمایا۔ فکر مت کرو یہ مجھ تک نہیں پہنچ سکتے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

۷۔ مرحومہ حد درجہ راست باز اور احمدیت کی فدائی تھی۔ ساری زندگی اعصابی کمزوری میں گزری بعض دفعہ حالات مخدوش بھی ہو جاتے۔ مگر نماز کی پابند اور اپنے بچوں کو نماز کی تلقین اس کا شیوہ تھا۔

بچوں کی تربیت اچھے رنگ میں کی کثرت سے نوافل پڑھتی اور نفلی روزے رکھتی تھی۔ الغرض احمدیت کی جیتی جاگتی تصویر تھی۔ سفر و حضر میں ذکر اللہ اس کا محبوب شغل تھا۔ جب بھی بیمار ہوتی تو تاکید کرتی کہ مجھے بہشتی مقبرہ میں ہی دفن کرنا۔ اللہ تعالیٰ نے کمال شفقت سے ایسے رنگ میں مرحومہ کو وفات دی کہ حضور پُرنور مری سے واپس تشریف لے آئے اور حضور نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جس سے مرحومہ کی آخری خواہش بھی پوری ہو گئی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے قرب میں جگہ دے اور اس کے درجات کو بلند کرے۔ آمین

وقفِ جدید کے سالِ رواں کا آخری مہینہ!

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے ساتھ وقف جدید کا عالمگیر پروگرام اپنی ابتدائی منزلوں کو طے کرتا ہوا گیارھویں سال کے آخری مہینے میں داخل ہو چکا ہے جہاں بیسیوں جماعتوں نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے وعدے پورے کر دئے ہیں وہاں کئی جماعتیں ایسی ہیں۔ جن کی طرف سے ابھی ادائیگی کا انتظار ہے۔ ایسی جماعتوں کے سیکرٹریان مال اور سیکرٹریان وقفِ جدید کی خدمت میں عرض ہے کہ وہ بلاتوقف اپنی جمع شدہ رقوم افسر صاحب خزانہ کے نام ارسال فرما دیں اور دفتر وقف جدید کو براہ راست لکھیں کہ یہ رقوم کن کن دوستوں کی طرف سے ہیں

دوم جیسا کہ محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ کی طرف سے بھی اعلان کیا جا چکا ہے ناصرات کی فہرستیں (صرف تعداد کے لحاظ سے) دفتر وقف جدید میں پہنچنی ضروری ہیں تاحال بہت کم جماعتوں کی طرف سے یہ فہرستیں آئی ہیں۔ ازراہ کرم سیکرٹری صاحبان اطفال اور لجنات اماء اللہ اس طرف خاص توجہ فرماویں۔ اور دفتر ہذا میں ناصرات کی فہرستیں جلد از جلد ارسال فرمائیں۔ مجالس خدام الاحمدیہ کے شعبہ اطفال کی خدمت میں بھی درخواست ہے کہ وہ اطفال کی فہرستیں (صرف تعداد کے اعتبار سے) جلد از جلد دفتر وقف جدید میں بھجوا دیں

(ناظم مالِ وقف جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

سالانہ ترقی خانۂ خدا کے لئے

اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے جن مخلصین نے سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد کی تعمیل میں اپنی سالانہ ترقی ملنے پر تعمیر مساجد ممالک بیرون پاکستان کے لئے حصہ لیا ہے ان کی تازہ فہرست درج ذیل ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

دیگر ملازمین بھی سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد مبارک کی تعمیل میں اپنی سالانہ ترقی خانۂ خدا کے لئے ادا کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔

۶۲۔ مکرم چوہدری منظور احمد صاحب ڈسپنسر فضل عمر ہسپتال ربوہ ۔۔ — ۵

۶۳۔ " ملک رشید الدین صاحب ازرچنیال ضلع لاہور ۔۔ — ۵

۶۴۔ " شیخ ریاض نذیر احمد صاحب S.O.C چوبرجی پارک لاہور ۔۔ — ۲۰

۶۵۔ " مرزا اشرف الدین صاحب اشرف اکاؤنٹس آفیسر کالونی لائل پور ۔۔ — ۱۳۰

(وکیل المال تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان)

فضل عمر فاؤنڈیشن کے وعدوں کی سو فیصدی ادائیگی

جماعت احمدیہ دوالمیال ضلع جہلم کے مندرجہ ذیل احباب نے فضل عمر فاؤنڈیشن کے وعدوں کی ادائیگی کر دی ہے۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے اموال میں برکت دے اور دینی و دنیاوی ترقیات سے نوازے۔ آمین ثم آمین۔

۱۔	مکرم عباس احمد خاں صاحب ولد محمد خاں صاحب۔ دوالمیال ضلع جہلم			-/۲۰ روپے
۲۔	رر درج دلی صاحب کھٹے	رر	رر	-/۲۰ رر
۳۔	رر کپتان لال خان صاحب	رر	رر	-/۶۰ رر
۴۔	رر قاضی عبد الرحمان صاحب	رر	رر	-/۲۳ رر
۵۔	رر کپتان خیر زمان صاحب پنشنر	رر	رر	-/۵۱ رر
۶۔	رر سید فضل احمد صاحب رر	رر	رر	-/۱۰ رر
۷۔	رر راجولی صاحب ولد دارا صاحب	رر	رر	-/۵۰ رر
۸۔	رر ملک احمد خان صاحب	رر	رر	-/۱۰ رر
۹۔	رر مکرم نثار احمد صاحب ڈیرہ سیداں	رر	رر	-/۵ رر
۱۰۔	رر احمد خاں صاحب دوکاندار	رر	رر	-/۱۱۵
۱۱۔	رر امیر علی صاحب	رر	رر	-/۵ رر
۱۲۔	رر فریحوالدار عبد الغنی صاحب	رر	رر	-/۲۰
۱۳۔	رر منشی مولا بخش صاحب	رر	رر	-/۱۰ رر
۱۴۔	رر عبد الحمید صاحب حوالدار	رر	رر	-/۱۰ رر
۱۵۔	رر رسالدار غلام محمد صاحب	رر	رر	-/۴ رر
۱۶۔	رر لال خاں ولد محمد بخش صاحب	رر	رر	-/۵ رر
۱۷۔	رر صوبیدار عبد الحق صاحب	رر	رر	-/۲۵ رر
۱۸۔	رر صوبیدار میجر احمد خاں صاحب	رر	رر	-/۱۰ رر
۱۹۔	رر کیپٹن ظفر اللہ خان صاحب	رر	رر	-/۱۰ رر
۲۰۔	رر میجر حبیب اللہ خاں صاحب	رر	رر	-/۱۰۰ رر
۲۱۔	رر عبد المنان صاحب	رر	رر	-/۵۲ رر
۲۲۔	رر محترم رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ ملک رشید احمد صاحب (ایک عدد طلائی انگوٹھی) مالیتی			-/۵۷ رر

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

خوشی کے موقعہ پر خانۂ خدا کا حصہ

مکرم جناب محمد طفیل صاحب راولپنڈی سے تحریر فرماتے ہیں:-

"خاکسار کی ایک ذاتی خواہش جس میں سلسلہ کا بھی مفاد ہے خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے پوری کی ہے چنانچہ بطور شکرانہ مبلغ پچاس روپیہ برسول مقامی محصل کو ادا کر دیا ہے۔"

قارئین کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اس مخلص دوست کی اس قربانی کو شرف قبولیت بخشتے ہوئے ہمیشہ اپنے خاص فضلوں اور انعامات سے نوازتا رہے۔ آمین۔

دیگر مخلصین کو بھی چاہیئے کہ اپنے ہر خوشی کے موقعہ پر خانۂ خدا (تعمیر مساجد ممالک بیرون) کے لئے بڑھ چڑھ کر چندہ دے کر اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی خوشنودی حاصل کریں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

مجالس خدام الاحمدیہ کے ناظمین اشاعت کی توجہ کیلئے

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے شائع کردہ لائحہ عمل کی تعمیل کیجئے آپ کی مجلس کے لئے تشحیذ الاذہان اور خالد کی خریداری ضروری ہے۔

اس امر کا جائزہ لیجئے کہ ہر طفل تشحیذ کا خریدار ہے کہ نہیں اور ہر خادم خالد خریدتا ہے یا نہیں۔

ہر طفل اور ہر خادم کو مجلس کے رسالہ کا خریدار بنائیے۔

مہتمم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

فطرانہ اور عید فنڈ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے رمضان المبارک کا مہینہ شروع ہو چکا ہوا ہے۔ احباب ان ایام میں خاص طور پر تزکیۂ نفس اور روحانی ترقی کے لئے بہت سی عبادات اور صدقہ خیرات کی توفیق پاتے ہیں۔ فطرانہ بھی ایک قسم کی عبادت اور خدا کے حصول قرب کا ذریعہ ہے۔ اس کی ادائیگی ہر مومن مرد و عورت حتیٰ کہ نوزائیدہ بچے پر بھی واجب ہے۔ اس کی شرح ایک صاع غلہ یعنی اندازاً پونے تین سیر گندم ہے۔ لیکن جن لوگوں کے پاس غلہ نہ ہو وہ اتنے غلہ کی نقد قیمت ادا کر سکتے ہیں۔ موجودہ بھاؤ کے لحاظ سے ایک صاع گندم کی قیمت قریباً سوا دو روپیہ ہے۔ لہٰذا فطرانہ کی شرح سوا دو روپیہ فی کس مقرر کی جاتی ہے۔ اگر کوئی شخص پوری شرح سے ادا کرنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو وہ نصف شرح سے یعنی دس آنے فی کس کے حساب سے ادا کر سکتا ہے

حسب سابق فطرانہ کی رقم کا دسواں حصہ براہ راست جناب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب ربوہ کو بھجوایا جاوے (لیکن ربوہ کے محلہ جات کے فطرانہ کی رقم کا چوتھا حصہ بھجوائیں۔) تاکہ جناب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نگرانی میں مرکز کے مستحق یتامیٰ مساکین اور نادار افراد میں تقسیم فرمائیں۔ باقی رقم مقامی غرباء میں تقسیم کی جائے۔ البتہ اگر کچھ رقم باقی بچ رہے تو وہ جناب پرائیویٹ سیکرٹری کو بھجوا دی جائے۔ چونکہ یہ رقم غرباء میں تقسیم کی جاتی ہے۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ فطرانہ رمضان کے شروع میں ہی ادا کر دیا جائے۔ تا وقت پر یہ رقم تقسیم ہو سکے اور غرباء عید کی خوشیوں میں شامل ہو جائیں۔

۲۔ عید فنڈ کی وصولی کی طرف پوری کوشش کرنی چاہیئے۔ یہ فنڈ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے جاری ہے۔ اس کی شرح مرکز نے دارے کے لئے کم از کم ایک روپیہ فی کس تھی۔ اب جبکہ روپیہ کی قیمت گر چکی ہے اور احباب کی آمدنیاں بڑھ چکی ہیں۔ عید فنڈ کو ایک روپیہ تک محدود رکھنا مناسب نہیں ہوگا بلکہ ہر شخص کو اپنی استطاعت کے مطابق اس فنڈ میں زیادہ سے زیادہ رقم ادا کرنی چاہیئے۔ یہ بھی یاد رہے کہ عید فنڈ ایک مرکزی چندہ ہے۔ اس میں سے کوئی حصہ مقامی ضروریات پر خرچ کرنے کی اجازت نہیں۔ بلکہ تمام وصول شدہ رقم صدر انجمن احمدیہ میں جمع کرائی جائے۔ والسلام

(ناظر بیت المال ربوہ)

زکوٰۃ اور ماہ رمضان

اگرچہ ادائیگی زکوٰۃ کے لئے کسی ایک مہینہ کی تخصیص نہیں اور جس مال پر ایک سال کا عرصہ گزر جائے اس مال پر زکوٰۃ واجب ہو جاتی ہے۔ تاہم بعض دوست برکت کی خاطر اپنی زکوٰۃ ماہ رمضان میں ادا کیا کرتے ہیں۔

ایسے احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ جاری ہے۔ براہ کرم اپنی واجب الادا زکوٰۃ کی رقم ارسال مرکز فرما دیں تاکہ مستحقین ۲

۲ میں تقسیم کی جا سکے۔

اللہ تعالیٰ آپ کے اموال میں برکت دے۔

نائب ناظر بیت المال ربوہ

دوائی فضلِ الٰہی اولادِ نرینہ کیلئے اس کے استعمال سے بفضلہ تعالےٰ لڑکا پیدا ہوتا ہے دواخانہ خدمتِ خلق ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس ۱۶ روپے

لیڈر بقیہ صفحہ ۲

"اس زمانے کی بے حسی اور بے دینی پر جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے غور کیا تو آپ کے دل میں ڈالا گیا کہ اس زمانے کی تمام وہ بیماریاں جو انسانی عقائد، انسانی اعمال اور انسانی تمدن میں پیدا ہو چکی ہیں، اُن تمام کی جڑھ خدا کی ذات پر یقین کا وہ فقدان ہے جو نہ صرف فلسفیوں میں اور ان لوگوں میں جو بالعموم مذہب سے کسی رنگ میں بھی متاثر نہیں ہؤا کرتے بلکہ خود اہلِ مذاہب میں بھی شدت سے پایا جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے موجودہ زمانہ کے تمام عوارض کی ایک ہی تشخیص کی۔ اور وہ تشخیص خدا کے متعلق عدم یقین تھی۔ فلسفیوں کو خدا پر یقین نہیں اس لئے وہ معمولی وسوسوں سے متاثر ہو جاتے ہیں۔ اور دوسروں کو بھی ان وسوسوں میں مبتلا کر دیتے ہیں۔ امراء کو خدا پر یقین نہیں اس لئے وہ بے دھڑک اور بلا خوف و خطر عیش و عشرت میں مصروف ہیں۔ علماء کو خدا پر یقین نہیں اس لئے ان کی عملی حالت ناگفتہ بہ ہے۔ عوام کو خدا پر یقین نہیں اور اس لئے یقین نہیں کہ اس زمانہ کے فلسفی، امراء اور علماء سب کے سب یقین سے عاری ہیں۔ اور ان کا یقین سے عاری ہونا ان کے اعمال سے اور ان کی عام مایوسی اور بے اثری سے بالکل ظاہر ہے"

(ریویو آف ریلیجنز اردو مارچ ۱۹۴۲ء صفحہ ۵)

اب سوال یہ ہے کہ کیا اللہ تعالےٰ کے وجود پر حق الیقین ہو سکتا ہے اگر ہو سکتا ہے تو کس طرح؟

(باقی)

اعلان دارالقضاء

مکرم مستری عبدالحق صاحب ساکن محلہ دارالنصر شرقی مکان نمبر ۱۵/۲ ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد صاحب مستری محمدالدین صاحب مرحوم عرصہ قریباً آٹھ سال سے فوت ہو چکے ہوئے ہیں والد صاحب مرحوم کے ذمہ کچھ قرضہ تھا اور مذکورہ مکان ایک ہزار روپے میں رہن تھا وہ سب قرضے میں نے خود عطا کئے ہیں میرے مندرجہ ذیل بہن بھائیوں اور والدہ صاحبہ کو مذکورہ مکان میرے نام منتقل ہونے پر کوئی اعتراض نہیں۔ (۱) عبدالغنی صاحب پسر (۲) عائشہ بیگم صاحبہ (۳) خدیجہ بیگم صاحبہ (۴) سکینہ بیگم صاحبہ دختران مستری محمدالدین صاحب مرحوم (۵) رقیہ بیگم صاحبہ بیوہ مستری صاحب مرحوم۔

اس درخواست کے ساتھ ورثاء مستری محمدالدین صاحب مرحوم نے تحریر لکھ دی ہے کہ مذکورہ مکان مستری عبدالحق صاحب کے نام منتقل ہونے پر ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

لہٰذا درخواست ہے کہ مذکورہ بالا مکان میرے نام منتقل کر دیا جاوے اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

لبوب کبیر

گردے کو گرم کرنے، مثانہ کو طاقت دینے اور بدن کو فربہ اور نشاط آور رکھنے والا بہترین ٹانک،

قیمت ایک ماہ پندرہ تولے پندرہ روپے

تیار کردہ

دواخانہ خدمتِ خلق ربوہ

گولڈن جوبلی

کس کی!

حبِ اٹھرا کی

آج اسے جاری ہوئے ۵۵ سال ہو چکے ہیں اسکی بدولت پیدا ہونے والے بچے آج خود بچوں والے ہو گئے ہیں حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کے شاگرد حکیم نظام جان صاحب نے اس دوا کو ۱۹۱۳ء میں جاری کیا تھا

مُفت منگوائیں

مندرجہ ذیل میں سے کسی بھی مرض کی نمونہ کی ایک خوراک بلا ڈاک خرچ بالکل مفت منگوائیں انشاءاللہ نمونہ کی خوراک سے ہی نمایاں آرام محسوس ہوگا مکمل کورس ۱۶ روپے

بواسیر، دمہ، نزلہ، زکام، دردِ شکم، نکسیر، ناسور، تبخیرِ معدہ، سر درد، جوڑوں اور اعصاب کا درد،

کیور ٹو ہیلتھ ریسرچ کمپنی رجسٹرڈ ۳۵ کمرشل بلڈنگ ۔ مال لاہور

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ۔ ربوہ

ولادت

خاکسار کی بڑی لڑکی بلقیس بیگم عرف امۃ السلام کو حضرت اقدس کی خاص دعاؤں کے طفیل اللہ تعالےٰ نے اپنے خاص فضل سے پہلا بچہ مورخہ ۲۰ اگست ۶۸ء کو عطا فرمایا نومولود اقبال احمد نیازہ کا بیٹا اور میاں محمد احمد صاحب ۶/۱۱-ایل کا پوتا ہے خاکسار کا نواسہ ہے نیز میری چھوٹی لڑکی رعنا انجم اہلیہ عزیز ڈاکٹر عبدالمنان ناصر ایم۔ اے ایچ۔ پی میکرو ایریا لائلپور کو اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۶ اکتوبر ۶۸ء کو پہلا بچہ عطا فرمایا ہے۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام صحابہ کرام اور سلسلہ کے مخلصین سے درخواست ہے کہ خاکسار کے نواسوں کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان کو خادمِ دین بنائے آنکھوں کی ٹھنڈک ہوں اور صحت والی لمبی عمر پائیں۔

(ماسٹر عبدالعزیز کامیابی منتظمی صدر جماعت احمدیہ چک ۲۴۵/۲ ای۔ بی ضلع ساہیوال)

امانت فنڈ تحریک جدید

میں

روپیہ رکھوانا فائدہ بخش بھی اور خدمتِ دین بھی

(افسر امانت تحریک جدید)

قائدین علاقائی کی توجہ کے لئے

آپ کے علاقہ میں ہر مجلس تشحیذ الاذہان اور خالد کی خریدار ہونی چاہیئے ہر طفل تشحیذ خریدے اور ہر خادم خالد کا خریدار بنے۔

(مہتمم اشاعت خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ماہنامہ انصار اللہ ربوہ کی خریداری بڑھانے کے نیک کام میں تعاون فرمائیے (قائد اشاعت انصار اللہ مرکزیہ)

رمضان میں غرباء کے ساتھ ہمدردی کا احساس بڑھ جاتا ہے

بخیل کا بخل کم ہو جاتا ہے اور سخی پہلے سے بھی بڑھ کر سخاوت کرتا ہے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ رمضان کی برکات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"چوتھی بات روزے اور تقویٰ میں تعلق کی یہ ہے اور اس پر میں نے پچھلے سال بھی زور دیا تھا۔ کہ بعض باتیں ذاتی ہوتی ہیں اور بعض باہر سے آتی ہیں۔ بعض قسم کی نیکیوں کا علم احساسات اور علم کے ذریعے ہوتا ہے اور جب تک علم نہ ہو انسان نیکیوں سے محروم رہ جاتا ہے امراء کا طبقہ عام لوگوں کی حالت سے ناواقف ہوتا ہے بات یہ ہے کہ جسے کوئی تکلیف نہ پہنچی ہو اسے اس کا احساس نہیں ہوتا۔ امراء چونکہ ان حالات میں سے نہیں گزرتے جن میں سے غرباء کو گزرنا پڑتا ہے اس لئے ان کی تکالیف کا احساس نہیں ہوتا مثلاً امیروں کو بھوک کی شکایت نہیں ہوتی ان کو اگر شکایت ہوتی ہے تو بدہضمی کی ہوتی ہے اور ان کو معدہ کی طاقت کی دوائیں استعمال کرنے کی ضرورت ہوتی ہے وہ اگر نوکر سے ایک منٹ کھانا لانے میں دیر ہو تو خفا ہوتے ہیں اور اگر کہا جائے کہ وہ روٹی کھا رہا ہے تو کہتے ہیں کیا وہ مرنے لگا تھا پھر کھا لیتا۔ کیونکہ ان کو بھوک کا احساس نہیں ہوتا ان کو غریبوں کے احساسات کا پتہ نہیں ہوتا غریبوں کو رات بھر جگاتے ہیں مگر ان کو اس تکلیف کا احساس نہیں ہوتا۔ انہیں کوئی خبر نہیں ہوتی کہ ایسے لوگ بھی ہیں جن کو کھانا نہیں ملتا مگر جب امراء کو رمضان میں کہا جاتا ہے کہ رات کو جاگیں اور ان کو سحری کے لئے رات کو جاگنا پڑتا ہے اور ان کے آرام میں خلل آتا ہے تب ان کو دوسروں کے جاگنے کی تکلیف کا احساس ہوتا ہے۔ وہ کھانا کھاتے ہیں مگر ان کے کھانے کے وقت کو ۲ دو وقت میں مقید کر دیا جاتا ہے کہ صبح سحری کے وقت اور بعد افطار۔ وہ اس وقت کو اس خیال سے کاٹتے ہیں کہ کھانے کے لئے چیزیں تیار ملیں گی۔ اور وہ صبح کو پراٹھے کھاتے ہیں۔ لیکن غریب جب کو کوئی توقع نہیں ہوتی کہ آج اس کو ملے گا بھی یا نہیں۔ اس کی تکلیف کا احساس ہوتا ہے کیونکہ امیر سمجھتا ہے کہ ہم گھڑیاں گنتے ہیں کہ کب موذن اذان کہے اور ہم کھانا کھائیں لیکن غریب کی حالت یہ ہے کہ اس کو پتہ ہی نہیں ہوتا کہ ابھی کے راتیں اور کتنے دن اسی طرح گزارنے ہیں۔ پھر اگر کوئی بیمار ہو تو وہ روزہ نہیں رکھتا مگر غریب کو اپنی بیماری یا بچوں کی بیماری میں جہاں فاقہ کشی کی تکلیف ہوتی ہے وہاں دوائی کے لئے بھی پاس کچھ نہیں ہوتا۔ اگر غریب بیمار ہو تو ڈاکٹر اپنے فرض کے مطابق اس کو کہے کہ دودھ پیو تو وہ شرمندہ ہو کر گردن جھکا لے گا کہ مجھے تو روٹی بھی نہیں ملتی دودھ کہاں سے لاؤں۔ ڈاکٹر اس کو چاول بتائے گا مگر اس کے گھر تو آٹا بھی نہیں ہوگا۔ پھر امیر کا روزہ اسی کا روزہ ہے مگر غریب کی بھوک میں اس کے بال بچے بھی شامل ہوتے ہیں امیر خود نہیں کھاتا مگر اس کے بال بچے کھاتے پیتے ہیں اس لئے امیر کی تکلیف اس کے اپنے جسم تک محدود ہے مگر غریب کی تکلیف اس کے جسم سے گزر کر اس کی روح تک اثر کرتی ہے کیونکہ وہ اپنے ساتھ اپنے بچوں کو بھی بھوکا دیکھ کر ایک اور تکلیف اٹھاتا ہے۔ پھر امیر کے لئے بھوک مٹانے کا وقت سر پر ملے قریب آ رہا ہوتا ہے لیکن غریب کے لئے کھانا ملنے کا وقت قریب آنے کی امید نہیں ہوتی لیکن جب امیر خدا تعالیٰ کے لئے روزے رکھتا ہے تو اسے غریبوں کی تکلیف کا احساس ہوتا ہے اور سخاوت کرتا ہے اور سخاوت اس کو تقویٰ کی طرف لے جاتی ہے۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق احادیث میں آتا ہے کہ آپ روزہ میں بہت زیادہ سخاوت کرتے اور غرباء و مساکین کی خبرگیری فرماتے تھے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ رمضان کے علاوہ سخاوت نہ کرتے تھے بلکہ ہمیشہ ہی سخاوت کرتے تھے مگر رمضان کے دنوں میں آپ کو اور زیادہ احساس غرباء کے حال کا ہو جاتا تھا تو روزہ سے ہر شخص میں اس کی حالت کے مطابق غرباء سے ہمدردی کا احساس بڑھ جاتا ہے کیونکہ انسان سمجھتا ہے کہ جب میں ایک مہینہ میں اس قدر تکلیف اٹھاتا ہوں اور مجھ کو اس قدر تکلیف ہوتی ہے تو جن لوگوں پر بارہ مہینے ہی یہ کیفیت گزرتی ہے ان پر کیا حالت گزرتی ہوگی۔ اور ان کی تکلیف کا کیا اندازہ ہوگا۔

پس رمضان میں بخیل کا بخل کم ہو جاتا اور جو بخیل نہ ہو اسے سخاوت کی عادت پڑتی ہے اور سخی خدا کی مخلوق سے اور زیادہ ہمدردی کرتا ہے اور اس طرح سخاوت اور ہمدردی انسان میں جو جذبات ہیں ان سے کام لینے کا انسان خوگر ہو جاتا ہے۔"

(الفضل ۱۳ جنوری ۶۵ء)

معلمین وقف جدید کی تقرری کے سلسلہ میں ضروری اعلان

(محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم ارشاد وقف جدید ربوہ)

معلمین کی تعلیمی کلاس کے اختتام پر معلمین کی نئی تقرریوں پر غور کیا جائے گا۔ ایسی تمام جماعتیں جو اپنے ہاں وقف جدید کا مرکز قائم کرنا چاہتی ہیں وہ مہربانی فرما کر جلد از جلد اپنے کوائف سے مطلع کریں ورنہ سال کے دوران میں ایسی درخواستوں پر غور کرنا مشکل ہو گا۔

۱۔ وقف زمین بعہد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ارشاد کے مطابق جو دیہات دس ایکڑ یا زائد زمین وقف کریں ان کا حق بہرحال مقدم سمجھا جائے گا اس میں ایسی زمین شمار نہیں ہو گی جو بنجر اور بے کار ہو۔

۲۔ عارضی مراکز:۔ اگر زمین وقف نہ ہو سکے تو جو دیہات سالانہ چندہ وقف جدید کے علاوہ قیام مراکز کے سلسلہ میں اوسطاً دس ایکڑ زمین کی آمد کے لگ بھگ دینے کا وعدہ کریں ان کے ہاں بھی اس وقت تک کے لئے عارضی مرکز کھولا جا سکتا ہے جب تک کہ وہ یہ سالانہ رقم ادا کرتے رہیں۔

۳۔ ایسی جماعتیں جو ناساعد حالات کی بناء پر مرکز کے قیام کے لئے کچھ بھی ادا نہ کر سکیں مگر تربیت یا ارشاد کے لحاظ سے غیر معمولی توجہ کی مستحق ہوں ان کو بھی حسب توفیق مدنظر رکھا جائے گا۔

۴۔ ایسی جماعتیں جو نئی قائم ہوئی ہوں اور احمدیت کے رنگ میں صحیح تربیت کی محتاج ہوں وہاں بھی ابتدائی عرصہ کے لئے مرکز کھولا جا سکتا ہے۔ پس ان امور کو مدنظر رکھتے ہوئے امراء صاحبان اپنے مطالبات ارسال فرمائیں

(مرزا طاہر احمد ناظم ارشاد وقف جدید)

فدیہ رمضان اور خدمت درویشان

جو دوست شرعی عذر کی بناء پر روزے نہ رکھ سکیں ان پر فدیہ فرض ہے جو ان کے ایک ماہ کے معروف کھانے کے اخراجات کے برابر مقرر ہے۔ ایسے دوستوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ فدیہ کی رقوم نظارت خدمت درویشان میں بھجوا دیا کریں تاکہ قادیان کے درویشوں کے ایسے عزیزوں کی ضروریات پوری کی جا سکیں جو پاکستان میں رہائش پذیر ہیں۔

قرآن مجید اور احادیث نبویہ کی روشنی میں ایسے دوست جو روزہ رکھتے ہوں وہ بھی اگر فدیہ صدقہ کی صورت میں دیں تو یہ ایک اعلیٰ درجہ کی نیکی شمار ہوتی ہے۔

(ناظر خدمت درویشاں)

ماہنامہ انصار اللہ ربوہ

تربیتی نقطۂ نگاہ سے ماہنامہ انصار اللہ ایک بلند پایہ تربیتی رسالہ ہے جملہ اراکین مجالس انصار اللہ سے درخواست ہے کہ وہ اس کی خریداری قبول فرما کر عند اللہ ماجور ہوں،

جزاکم اللہ احسن الجزاء

(مینیجر ماہنامہ انصار اللہ ربوہ)